اردو ترجمہ

درمختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اول

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

باسمہٖ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہلِ علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمد للہ والمنۃ مسلک امام اعظم ابوحنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اردو ترجمہ

دُرِّ المختار

المَوسُوم بہ

غایۃ الاوطار

جلدِ اوّل

مترجمہ مولانا خرّم علی و مولانا محمدّ احسن صدّیقی نانوتوی رحمہما اللہ تعالےٰ

دُرّ المختار اور اس کی مبسوط شرح فتاویٰ شامی یعنی ردّ المحتار کا مکمل اردو ترجمہ علماء کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

ناشر

سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

نام کتاب ـــــــــ غایۃ الاوطار
جلد ـــــــــ اول
مترجم ـــــــــ مولنا خرم علی و مولنا احسن صدیقی
طابع ـــــــــ حاجی محمد زکی عفی عنہ
مطبع ـــــــــ ایجوکیشنل پریس کراچی
ضخامت ـــــــــ ۶۸۸ صفحات
تعداد ـــــــــ چھ سو
سنہ طباعت ـــــــــ ۱۳۹۹ھ
قیمت ـــــــــ ۱۰/- روپے

ـــــــــ ناشر ـــــــــ

ایچ ۔ ایم ۔ سعید کمپنی
ادب منزل ۔ پاکستان چوک
کراچی

معتمد پر چوتھا رکن ہے نجاست نکلنے کا مقام وہر یا قبل نحو حجر ماہو عین طاہرۃ قالعۃ لا قیمۃ لہا کمدر منق استنجا سنت ہے پتھر ایسی چیز سے اس قسم سے کہ وہ چیز پاک نجاست
کی دور کرنے والی ہے جس کی کچھ قیمت نہیں چنانچہ صاف کرنے والا ڈھیلا م ڈھیلے کے مانند خاک اور لکڑی اور کپڑا اور روئی اور پرانی کھال ہے اور دیوار اور زمین
سے رگڑنا لیکن خانہ یعنی مملوک کے سبب سے بدون کرایہ استنجا جائز نہیں بہتر طریقہ استنجا کا یہ ہے کہ بدن کو نہایت ڈھیلا کر کے بیٹھے مگر جب کہ روزہ دار ہو اور استنجا پانی سے
کرتا ہو اور مناسب ہے کہ بعد استنجا کے اٹھنے سے پہلے کپڑے سے موضع استنجا کو پونچھ ڈالے اور کپڑوں کو آب مستعمل سے بچا دے اور قبل از استنجا اور بعد از
استنجا دونوں ہاتھوں کو دھوئے کذا فی الطحطاوی لانہ ہو المقصود فیختار الابلغ والاسلم عن التلویث اس واسطے کہ یہی پاک صاف کرنا استنجا کرنے سے مقصود ہے
تو استنجا کرنے کو وہ چیز اختیار کرے جو بہت پاک صاف کرنے والی اور نہایت سلامت رکھنے والی ہو آلودہ کرنے سے بلا تقیید باقبال وادبار شتاء وصیفا اور
استنجا مقید نہیں اقبال اور ادبار کے ساتھ جاڑے اور گرمی میں م اقبال یہ کہ پیچھے کی طرف سے آگے ڈھیلا لاوے اور ادبار یہ کہ آگے سے پیچھے لے جاوے یعنی استنجا
سے مقصود ازالہ نجاست ہے یہ مسنون نہیں کہ مرد جاڑوں میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا اول کے مانند اور گرمی میں اس
کے بالعکس کرے اور عورت ہر موسم میں اول اقبال کرے یہ اقبال اور ادبار کا قول قاضی خان کا ہے اور زیلعی اور شمنی نے اس کو اختیار کیا ہے ولیس العدد ثلثا
بمسنون فیہ بل مستحب اور تین ڈھیلوں کا شمار استنجا میں مسنون نہیں بلکہ مستحب ہے م استنجا کرنے سے مقصود پاک صاف کرنا ہے خواہ ایک ڈھیلے سے ہو یا تین
یا پانچ یا زیادہ سے اور تین ڈھیلوں کا ذکر جو بعض احادیث میں ہے بنا بر غالب عادت کے ہے یعنی غالباً اسی قدر سے پاکی حاصل ہوتی ہے وغسل بالماء الی ان یقع
فی قلبہ انہ طہر مالم یکن موسوسا فیقدر بثلث کا مراد ر پانی سے دھونا یہاں تک کہ استنجا کرنے والے کے دل میں یہ گمان حاصل ہو کہ موضع استنجا کا پاک صاف ہو گیا یہ
حد اس کے حق میں ہے جو شخص وسواسی نہیں تو وسواسی کے حق میں تین بار کا دھونا ٹھہرایا جائے جیسا کہ نجاست غیر مرئیہ میں کذا لبعدہ ای الحجر بلا کشف عورۃ عند احد
پانی سے دھونا ڈھیلوں کے بعد بدون شرمگاہ کھولنے کے کسی کے روبرو یعنی اس شخص کے روبرو جس سے جماع مستنجی کو حرام ہے م علما مرتبہ یہ ہے کہ ڈھیلوں
کے بعد پانی سے دھونا پھر اس کے بعد فقط پانی پر اکتفا کرنا پھر اس کے بعد فقط ڈھیلوں پر کفایت کرنا کذا فی الطحطاوی اما معہ فیترکہ کما مر اور کشف عورت کے ساتھ تو
دھونے کو ترک کرے چنانچہ غسل کی سنتوں سے پہلے مذکور ہو چکا فلو کشف لہ صار فاسقا تو اگر دھونے کے واسطے اس نے بدن کھولا تو گنہگار ہو جاوے گا م بحر الرائق
میں ہے کہ ایسی صورت میں ڈھیلوں پر کفایت کرے پانی سے استنجا کرے نہیں تو گنہگار ہوگا اور عوام نمازی اکثر ایسا کرتے ہیں لا لو کشف لاغتسال او تغوط کما بحثہ ابن الشحنۃ
گنہگار نہ ہوگا اگر غسل واجب یا پاخانے کے واسطے شرمگاہ کھولی چنانچہ ابن شحنہ شارح وہبانیہ نے اس کو بحث کی راہ سے نہ روایت کی راہ سے بیان کیا ہے سنۃ مطلقا بہ
یفتی سراج ڈھیلوں کے بعد پانی سے دھونا سنت ہے ہر زمانے میں اسی کا فتوی ہے کذا فی السراج م یعنی ہمارے زمانے اور صحابہ کرام کے زمانے میں یکساں سنت ہے
اور قول ضعیف یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں سنت ہے صحابہ کرام کے وقت میں مستحب تھا ویجب ای یفرض غسلہ ان جاوز المخرج نجس مانع اور واجب یعنی فرض
ہے محل استنجا کا دھونا اگر مخرج سے تجاوز کر گئی ہو وہ نجاست جو نماز کی مانع ہے یعنی اگر قدر درہم سے زائد ہے مخرج عام ہے قبل ہو یا دبر ویعتبر القدر المانع لصلوۃ
فیما وراء موضع الاستنجاء لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولہذا لا تکرہ الصلوۃ معہ اور مانع نماز کی مقدار نجاست ماوراء موضع استنجا میں معتبر ہے اس واسطے
کہ جو نجاست کہ مخرج پر ہے وہ شرعا ساقط الاعتبار ہے اگرچہ وہاں بکثرت ہو یعنی درم سے زیادہ ہو ولہذا اس نجاست کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں م قدر درہم
سے زیادہ نجاست کا ہونا مخرج پر اس واسطے ممکن ہے کہ ایک شخص کی مقعد بڑی ہو اور عدم کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے نہیں تو ترک استنجا مکروہ تنزیہی
ہے کیونکہ استنجا سنت ہے کذا فی الطحطاوی وکرہ تحریما بعظم وطعام وروث یابس کعذرۃ یابسۃ وحجر استنجی بہ الا بحرف آخر اور مکروہ تحریمی ہے استنجا کرنا
ہڈی اور کھانے کی چیز اور خشک لید سے جیسے مکروہ ہے آدمی کے خشک گوہ سے اور اس ڈھیلے سے جس سے ایک بار استنجا کیا گیا مگر اس کی دوسری نوک سے کہ آلودہ

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اگر منکوحہ یا لونڈی کے سامنے کشف عورت ہوتا ہو تو پانی لینا مضائقہ نہیں ۱۲

نجاست سے نہیں استنجا کرنا مکروہ نہیں و آجر و خزف و زجاج و شئی محترم کخرقۃ دیباج و یمین و لا عذر بیسراہ اور مکروہ تحریمی ہے پکی اینٹ اور ٹھیکری اور کانچ اور حرمت والی چیز جیسے ریشمی کپڑے سے اور داہنے ہاتھ سے اس حالت میں کہ اس کے بائیں ہاتھ میں کچھ عذر نہیں ہم اینٹ وغیرہ سے استنجا کرنے میں جراحت موضع کا ضرر ہے اور محترم چیز سے اس کی تضییع بے محل ہے اور داہنے ہاتھ سے استنجا اور مس ذکر حدیث میں منع ہے تو چاہیے کہ پیشاب کے بعد ذکر کو بائیں ہاتھ سے پکڑے اور دیوار یا زمین سے رگڑے اور اگر نہ ہو سکے تو داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے اور اس کو حرکت نہ دے بلکہ ذکر کو اس پر رگڑے بائیں ہاتھ سے کذا فی البحر فلو مشلولۃ ولم یجد ماء جاریا ولا صابا ترک الماء پھر اگر بایاں ہاتھ لنجا ہو اور وہ شخص جاری پانی نہ پاوے اور نہ اس شخص کو جو اس پر پانی ڈالے تو پانی سے استنجا کرنا ترک کرے م اور اگر جاری پانی ہو یا پانی ڈالنے والا جس سے شرعا پردہ نہیں تو داہنے ہاتھ سے استنجا کرے ولو شلتا سقط اصلا کمریض و مریضۃ لم یجدا من یحل جماعہ اور اگر دونوں ہاتھ لنجے ہوں تو استنجا بالکل ساقط ہو گیا یعنی ڈھیلوں سے بھی اور پانی سے بھی اس بیمار مرد اور عورت کے مانند جنھوں نے اس شخص کو نہ پایا جس کا جماع کرنا حلال ہے کہ ان سے بھی استنجا مطلقاً ساقط ہے یعنی اگر بیمار مرد کو نہ زوجہ یا حلال لونڈی اور بیمار عورت کو زوج میسر ہو تو ان سے استنجا کروالے و فحم و علف حیوان و حق غیر و کل ما ینتفع بہ اور مکروہ تحریمی ہے استنجا کرنا کوئلے سے اور جانور کے چارے سے اور غیر شخص کے حق سے چنانچہ غیر کی دیوار بدون کرایہ اور جو چیز قابل انتفاع ہو اس سے چنانچہ غذا اور پتا اور نرکل اور بانس اور روئی اور کپڑا ان سب سے استنجا مکروہ ہے کذا فی الطحطاوی عن البحر فلو فعل اجزاہ مع الکراہۃ لحصول الانقاء پھر اگر ہڈی وغیرہ سے استنجا کیا تو کفایت کرتا ہے کراہت تحریمی کے ساتھ بسبب حاصل ہو جانے صفائی کے م قہستانی میں نظم سے منقول ہے یوں کرنا چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے پھر اگر نہ پاوے تو پتھر سے کرے پھر اگر اس کو بھی نہ پاوے تو مٹھی بھر خاک سے ان تین چیزوں کے سوا استنجا نہ کرے کہ بموجب حدیث کے موروث فقیری ہے اور کیفیت استنجا کرنے کی یوں ہے کہ انگشت وسطی کو تھوڑا سا اونچا کرے اور اس کا موضع دھوئے پھر بنصر کو اونچا کرے اور دھو دے پھر خنصر کو پھر سبابہ کو اونچا کر کے دھو دے یہاں تک کہ اطمینان حاصل ہو اصح قول میں اور بعضوں نے کہا یہاں تک دھو دے کہ وہاں سے چکنائی دور ہو کر کھردرا ہو جائے اور عورت اول بنصر اور وسطی کو اونچا کر کے دھو دے پھر مرد کی طرح دھو دے اور موسم سرما میں زیادہ تر مبالغہ کرے اگر ٹھنڈا پانی ہو اور اگر گرم پانی ہو تو موسم گرما کے مانند مبالغہ کی حاجت نہیں لیکن آب سرد کا ثواب زیادہ تر ہے آب گرم سے کذا فی الطحطاوی و فیہ نظر لما مر انہ سنۃ لا غیر فینبغی ان لا یکون مقیدا لہا بالنہی عنہ اور مصنف کے اس قول میں کہ ہڈی وغیرہ سے استنجا کرنا کافی ہے خلل ہے اس واسطے کہ مذکور ہو چکا کہ استنجا سنت ہے نہ کچھ اور تو لائق یہ ہے کہ نہ ہو آدمی قائم کرنے والا سنت کا منع چیز سے م صاحب نہر الفائق نے اس کا یوں جواب دیا کہ مسنون تو ازالہ ہے نجاست کا اور ڈھیلا وغیرہ مقصود بالذات نہیں بلکہ اس جہت سے کہ وہ مزیل ہے غایۃ الامر یہ ہے کہ اس شے مخصوص سے ازالہ ممنوع ہے اس سے نفی ازالہ نہیں ہوتی چنانچہ غصب کے مکان میں سنت پڑھنے سے سنت ادا ہو گی لیکن ان کا منہی عنہ لازم آوے گا کما کرہ تحریما استقبال قبلۃ واستدبارہا لاجل بول او غائط جیسے مکروہ تحریمی ہے قبلہ کا سامنا اور اس کو پیٹھ دینا پیشاب کرنے یا ہگنے کے واسطے م قبلہ کسی جہت میں ہو اس کا استقبال اور استدبار ممنوع ہے اور یہ جو حدیث میں وارد ہے کہ شرق مغرب کی طرف بول براز کے واسطے بیٹھا کرو ان لوگوں کے حق میں ہے جن کا قبلہ مشرق اور مغرب کی طرف نہیں چنانچہ اہل مدینہ کا قبلہ جنوب کی طرف ہے فلو للاستنجا لم یکرہ پھر اگر استنجا کرنے کے وقت استقبال اور استدبار قبلہ ہو تو مکروہ نہیں یعنی مکروہ تحریمی نہیں یعنی کراہت تنزیہی ثابت ہے کیونکہ ترک ادب ہے کذا فی الطحطاوی ولو فی بنیان لاطلاق النہی اور استقبال و استدبار قبلہ مکروہ ہے اگرچہ عمارت کے اندر ہو جیسے میدان میں مکروہ ہے بسبب مطلق ہونے نہی کے یعنی حدیث شریف میں عمارت اور میدان کی قید نہیں کہ ہر مقام میں کراہت ثابت ہے فلو جلس مستقبلا لہا غافلا ثم ذکرہ انحرف ندبا لحدیث الطبری من جلس یبول تجاہ القبلۃ فذکر فانحرف عنہا اجلالا لہا لم یقم من مجلسہ حتی یغفر لہ سو اگر قبلہ کے سامنے بیٹھا غفلت سے پھر اس کو یاد آیا تو پھر جائے اس کی طرف سے استحباب کی راہ سے بدلیل حدیث طبرانی کہ جو بیٹھا پیشاب کرنے کو قبلہ کے سامنے پھر اس کو یاد پڑا